سُورَةُ الطَّارِقِ

آیات ۱ - ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ ۝۱ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ ۝۲ النَّجْمُ
الثَّاقِبُ ۙ ۝۳ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ ۝۴ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ
مِمَّ خُلِقَ ؕ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ
التَّرَآئِبِ ؕ ۝۷ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ ۝۹ فَمَا
لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ؕ ۝۱۰ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ ۝۱۱ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ
الصَّدْعِ ۙ ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ ۝۱۳ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ
كَيْدًا ۙ ۝۱۵ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۚۖ ۝۱۶ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللهَ، وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ يَقُولُ:

مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ....(سنن نسائی:جلد اول حدیث نمبر 1583, مسلم، أبو داود، ، ابن ماجه، أحمد، الدارمي)

رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے جو اس کی شایان شان ہوتی پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے سب سے بری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی

سورة الطارق

- نام : پہلی ہی آیت کے لفظ الطارق سے۔ جس کے معنی ہیں رات کو نمودار ہونے والا۔ مراد وہ سورت جس میں الطارق کا ذکر آیا ہے۔
- زمانۂ نزول۔ انداز ابتدائی زمانے کی سورتوں جیسا مگر نزول متوسط دور کے پہلے حصے میں۔ کفّار آپ ﷺ کی دعوت کو زک پہنچانے کے لیئے ہر طرح کی چالیں چل رہے تھے
- موضوع : آخرت اور رسالت
  - اللہ کی قدرت کے ثبوت
  - قرآن پاک کی جامعیت اور سچائی

سورة الطارق

- یہ سورۃ پچھلی سورۃ البروج کی توام((In Pair ہے
- دونوں کا عمود ایک ہے- اسلوب بیان اور استدلال الگ الگ ہیں. آغاز اور اختتام بھی ایک جیسا
- آفاق اور انفس کے شواہد اور خالقِ کائنات کی صفات کی روشنی میں بتایا گیا- قران جس روزِ سزا و جزا سے ڈرا رہا ہے وہ کوئی کھیل اور مذاق نہیں ہے
- اللہ جو ڈھیل دے رہا ہے اسے تکذیب کا بہانہ نہ بناؤ
- اللہ کی تدبیر انتہائی محکم ہے وہ سرکشوں کو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا
- مگر جب پکڑتا ہے تو پھر کوئی اس کے پنجۂ عذاب سے چھوٹ نہیں سکتا

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ ① وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ ②

وَالسَّمَآءِ - آسمان کی قسم وَ حرفِ قسم

وَالطَّارِقِ - رات کے وقت آنے والے کی قسم

- طَرَقَ يَطْرُقُ : کھٹکھٹانا، پیٹنا To knock, to strike
- طارق: کھٹکھٹانے والا، رات کا راہ گیر، رات کو آنے والا، ستارہ
- اردو میں: طریق (راستہ) ، طریقہ، طریقت، طارق

وَمَآ اَدۡرٰىكَ - اور کیا سمجھا تو نے

مَا الطَّارِقُ - کیا ہے رات میں آنے والا

اس کی وضاحت خود قرآن ہی نے آگے النجم الثاقب کے الفاظ سے کر دی ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ ﴿١﴾ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا
الطَّارِقُ ۙ ﴿٢﴾

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی

By the Sky and the night-star!

محمد اقبال

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ ﴿١﴾ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ ﴿٢﴾

- طارق سے مراد رات کو نمودار ہونے والے وہ ستارے ہیں جن کی روشنی خود بخود ہم تک پہنچتی ہے اور انھیں دیکھنے کے لیے دوربینوں کی ضرورت نہیں ہوتی
- اور اگلی آیت میں اس کا مفہوم متعین کر دیا ہے کہ یہ النَّجۡمُ الثَّاقِب ہے یعنی چمکنے والا ستارہ، جو دوسرے ستاروں سے نسبتاً تیز روشنی رکھتا ہے
- یہ لفظ اگرچہ واحد ہے لیکن حقیقت میں اسم جنس ہے اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کوئی خاص ستارہ نہیں بلکہ ہر چمکنے والا ستارہ اس سے مراد ہے
- وما ادرك کا سوال اس شہادت کی عظمت واہمیت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ۔ مطلب یہ کہ کوئی اس شہادت کو معمولی شہادت گمان نہ کرے یہ بہت بڑی شہادت ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ ﴿٢﴾

- پچھلی سورۃ میں برجوں والے آسمان کی قسم کھائی گئی تھی
- اس سورۃ میں آسمان اور اس میں چمکتے ستاروں کی قسم کھائی گئی ہے
- یہ قسم (قسمیں) کس چیز پہ گواہ ہیں؟
- قسم مقسم علیہ (جس پہ قسم کھائی جارہی ہے) کے لیے شہادت اور دلیل ہوتی ہے۔ اس بات پہ جو آگے آرہی ہے
- شہادت کی عظمت اور اہمیت کی طرف خصوصی طور پہ متوجہ کیا گیا ہے سوال کرکے۔

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ ﴿۳﴾ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ ﴿۴﴾

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ - وہ چمکنے والا تارا ہے

- ثقوب کے معنی سوراخ کرنا - وہ ستارہ جو نہایت چمکدار ہو اور جس کی تیز روشنی اندھیرے کو چیرتی ہوئی دور سے نظر آئے - النجم الثاقب

اِنۡ - نہیں ہے

كُلُّ نَفۡسٍ - کوئی بھی جان

لَّمَّا -مگر (ہے)

عَلَيۡهَا حَافِظٌ - اس پر نگہبان

الفاظ اور ترکیب کے لحاظ سے سخت تاکیدی اسلوب ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ ﴿٣﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا
حَافِظٌ ؕ ﴿٤﴾

وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس
کے اوپر کوئی نگہبان نہ ہو

(It is) the Star of piercing brightness; There is no soul but has a protector over it

محمد اقبال

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ ﴿٤﴾

- وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ... (الانعام: ٦١)

اور وہی اپنے بندوں کے پر غالب ہے اور وہ تمہارے اوپر نگرانی کرنے والے فرشتے بھیجتا ہے

- لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ... (الرعد: ١١)

اس کے محافظ اور نگہبان انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں

- اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۔ (ق: ١٨-١٧) جب (انسان کے ہر قول اور فعل) دو فرشتے لے لیتے ہیں ایک (اس کی) دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جو بات بھی کرتا ہے اس کا محافظ فرشتہ اس کو لکھنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

- وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ۔ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ۔ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (الانفطار ١٠-١٢)

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ ﴿۴﴾

- یہ وہ بات ہے جس پر قسمیں کھائی گئی ہیں (جواب قسم) کہ ہر نفس کے اوپر اللہ نے اپنے حکم سے نگران مقرر کر رکھا ہے۔
- جو اس کی نگرانی بھی کرتا ہے اور اس کے اعمال کو بھی لکھتا ہے۔ اور یہ نگران اس کی حفاظت بھی کرتا ہے اور اس کی تقرری اللہ کے حکم سے ہے
- وَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ : قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وُكِّلَ بِالْمُؤْمِنِ مِائَة وَسِتُّونَ مَلَكًا يَذُبُّونَ عَنْهُ مَا لَمْ يَقْدِر عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ الْبَصَر سَبْعَة أَمْلَاك يَذُبُّونَ عَنْهُ , كَمَا يُذَبُّ عَنْ قَصْعَة الْعَسَل الذُّبَاب . وَلَوْ وُكِّلَ الْعَبْد إِلَى نَفْسه طَرْفَة عَيْن لَاخْتَطَفَتْهُ الشَّيَاطِين (قرطبی و روح المعانی)

ہر مومن کے لیے ایک سو ساٹھ فرشتے مقرر کیے گئے ہیں جو اس سے ان چیزوں کو دور کرتے ہیں جو ان کے حق میں مقدر نہیں ہوتیں لمحہ بھر سات فرشتے اس کا دفاع کر رہے ہوتے ہیں جس طرح شہد کے پیالے سے مکھیوں خود دور کیا جاتا ہے اگر انسان کو پلک جھپکنے کے عرصہ میں اس کے سپرد کر دیا جائے تو شیاطین اس کو اچک لیں۔

اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ؕ ﴿۴﴾

- حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کو یونہی نہیں چھوڑ دیا گیا کہ شتر بے مہار کی طرح جہاں چاہیں گھومیں پھریں اور ان کا کوئی محافظ اور چرواہا نہ ہو، اور ان کو زمین کی وادیوں میں بغیر نگراں کے چھوڑ دیا گیا ہو، کہ جہاں چاہیں گھومیں اور جہاں چاہیں چریں اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ بلکہ انسانوں کے اعمال کو بڑی دقت کے ساتھ ریکارڈ کیا جارہا ہے اور یہ ریکارڈ ہر شخص کا براہ راست تیار ہورہا ہے اور نہایت صفائی کے ساتھ ہورہا ہے۔
- یہ آیت اس خوفناک حقیقت کو سامنے لاتی ہے کہ انسان چاہے بظاہر اکیلا ہو، اکیلا کسی وقت نہیں ہوتا، جب دنیا میں کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو تو اللہ اور اللہ کا نمائندہ دیکھ رہا ہے اور ریکارڈ کر رہا ہے، اگر کوئی دنیاوی آنکھ اسے نہیں بھی دیکھ رہی تو وہ اللہ کی نگاہ میں ہے

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ ﴿۶﴾

فَلۡيَنۡظُرِ - پس چاہیے کہ دیکھے (غور کرے)

الۡاِنۡسَانُ - انسان

مِمَّ خُلِقَ - کس سے پیدا کیا گیا وہ

خُلِقَ - اس کو پیدا کیا گیا

مِنۡ مَّآءٍ - پانی سے

دَافِقٍ - اچھل کر بہنے والا

دَفَقَ کسی چیز کا زور سے ٹپکنا

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۭ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ
دَافِقٍ ۙ ۝۶

پھر ذرا انسان یہی دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے
ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے

Now let man but think from what he is created!
He is created from a gushing fluid

محمد اقبال

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ ﴿۶﴾

- دوسری زندگی پر انسان کے وجود سے استدلال
- انسان کو دعوت دی جارہی ہے کہ وہ خود اپنی ہستی پر غور کرے تاکہ اسے اندازہ ہو جس ذات کے بارے میں اسے یہ بدگمانی ہے کہ وہ اس عالم کو دوبارہ بسانے کی طاقت نہیں رکھتا، تو وہ ذرا اپنی تخلیق پہ غور کرے
- اس پر اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور اس کی صنعت گری کی ایسی شانیں ظاہر ہوں گی کہ اگر اس کی فطرت میں ذرا سی بھی سلامتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی سے تائب ہو جائے گا
- پانی کی ایک حقیر بوند سے اسکی تخلیق کی ابتداء ہوئی ہے (ہزاروں مراحل)
- پھر ایک جیتا جاگتا انسان، اسکی جسمانی و ذہنی صلاحیتیں، موت تک اسکی نگہبانی اور اس کی ضروریات پوری کرتا ہے، اسکے بارے میں اسکا یہ گمان

يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ ﴿۷﴾

يَّخۡرُجُ - جو نکلتا ہے

مِنۡۢ بَيۡنِ - درمیان سے

الصُّلۡبِ - پیٹھ　　صُلب : مضبوط، سخت چیز، ریڑھ کی ہڈی

- مضبوطی کی وجہ سے ہی (اعضاءِ انسانی میں سے) پشت کو صلب کہا جاتا ہے۔اور مراد اس سے مرد کی پشت ہے
- اردو میں : صُلب/صُلبی (پشت)، صلیب، مصلوب

وَ التَّرَآئِبِ - اور پسلیوں کے

- ترائب تریبہ کی جمع ہے جس کے معنی چھاتی کی ہڈی اور سینہ کی پسلی

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ ﴿۷﴾

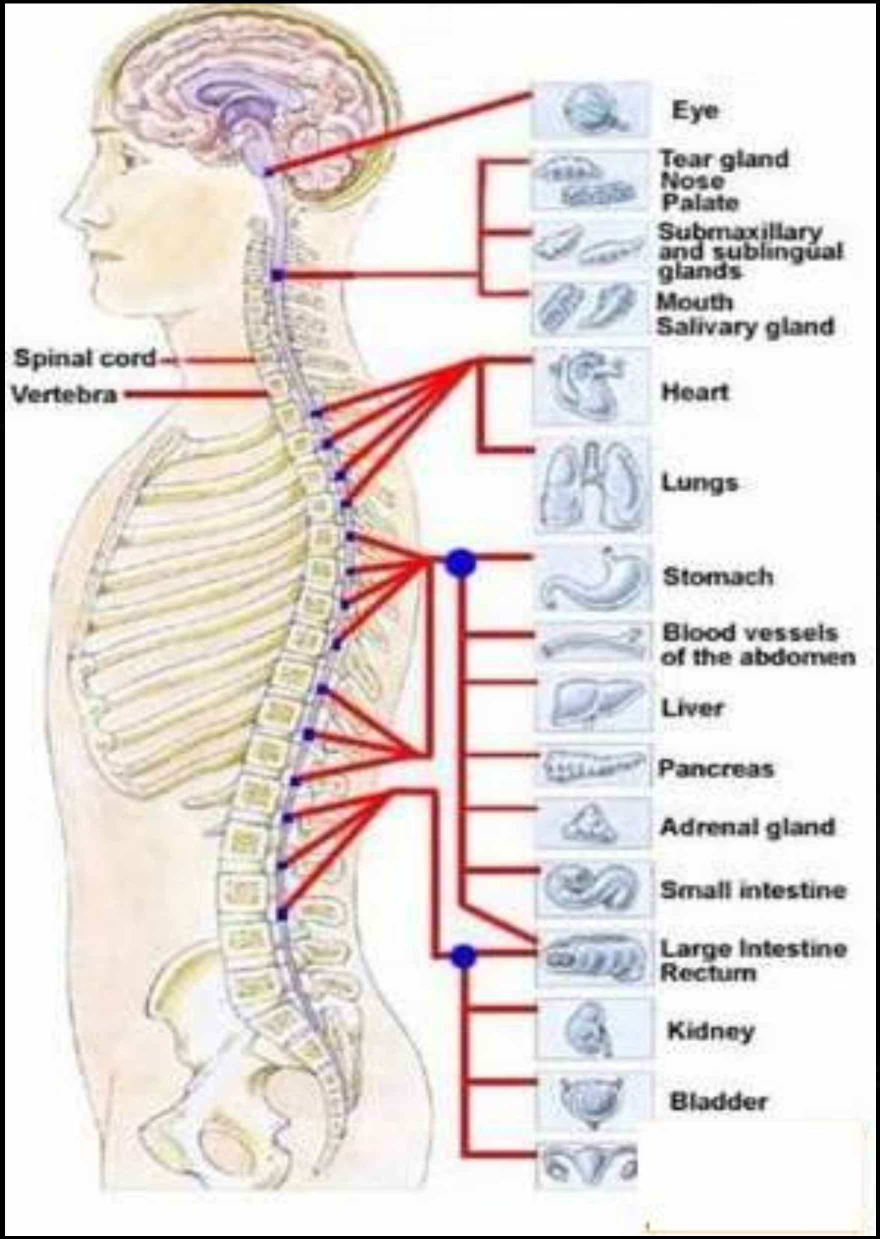

مرد کے مادہ منویہ کا
اصل منبع ریڑھ کی ہڈی
اور پسلیوں کے درمیان
ہے۔ یہاں سے پیدا ہو
کر یہ مادہ ان غدودوں
تک پہنچتا ہے جو اس کے
لیے مخصوص ہیں

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ ⑦

جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے

Proceeding from between the backbone and the ribs:

إِنَّهُۥ عَلَىٰ رَجۡعِهِۦ لَقَادِرٞ ۝٨ يَوۡمَ تُبۡلَى ٱلسَّرَآئِرُ ۝٩

إِنَّهُۥ - بے شک وہ

عَلَىٰ رَجۡعِهِۦ - اس کی واپسی پر

لَقَادِرٞ - یقیناً قدرت رکھنے والا ہے

يَوۡمَ - اس روز

تُبۡلَى - جانچا جائے گا   بَلٰی يَبْلٰی : آزمانا، آزمائش کرنا (جانچنا)

○ اردو میں : بلا، ابتلاء، مبتلاء، بلائیں لینا

ٱلسَّرَآئِرُ - بھیدوں کو   سَرَائِر - سریرۃ کی جمع۔ راز، پوشیدہ باتیں، بھید

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ ⑧ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ ⑨

یقیناً وہ (خالق) اُسے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے

جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہو گی

Surely (Allah) is able to bring him back (to life)!

The Day that (all) things secret will be tested,

اِنَّهٗ عَلٰی رَجۡعِہٖ لَقَادِرٌ ؕ ﴿۸﴾ یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ ۙ ﴿۹﴾

- جس طرح وہ انسان کو وجود میں لاتا ہے اور استقرار حمل کے وقت سے مرتے دم تک اس کی نگہبانی کرتا ہے، یہی اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ وہ اسے موت کے بعد پلٹا کر پھر وجود میں لا سکتا ہے
- اگر وہ پہلی چیز پر قادر تھا اور اسی قدرت کی بدولت انسان دنیا میں زندہ موجود ہے، تو آخر کیا معقول دلیل یہ گمان کرنے کے لیے پیش کی جا سکتی ہے کہ دوسری چیز پر وہ قادر نہیں ہے
- اس قدرت کا انکار کرنے کے لیے آدمی کو سرے سے اس بات ہی کا انکار کرنا ہوگا کہ خدا اسے وجود میں لایا ہے
- اس دن پھر چھپے ہوئے راز کھلیں گے اور وہ پردے جن کی تہوں میں راز پوشیدہ ہوں گے ہٹ جائیں گے، ان رازوں کی جانچ ہوگی وہ ظاہر اور کھلے ہوں گے اور راز نہ رہیں گے

فَمَالَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍؕ ۝۱۰

فَمَالَهٗ - تو نہیں ہو گی اس کے لیے

مِنۡ قُوَّةٍ - کوئی بھی قوت

وَّلَا نَاصِرٍ - اور نہ کوئی بھی مدد کرنے والا

اُس وقت انسان کے پاس نہ خود اپنا کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہوگا

Then (Man) will have no power, and no helper.

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿۱۲﴾

وَ السَّمَآءِ - قسم ہے آسمان کی

ذَاتِ الرَّجۡعِ - جو بارش والا ہے

رَجَعَ يَرجِعُ ، رُجُوْعًا واپس آنا، پلٹنا،
کسی چیز کا اپنے اصل منبع کی طرف پلٹنا

- رجع کا ایک معنی بارش بھی - سمندر کا پانی بھاپ بن کے بادلوں میں - بارش کے بعد پھر اپنے منبع کی طرف پلٹتا ہے!

وَ الۡاَرۡضِ - اور قسم ہے زمین کی

ذَاتِ الصَّدۡعِ - جو پھٹ جانے والی

صَدَعَ يَصْدَعُ پھٹنا، شق ہونا

- یہاں زمین سے کھیتی کا پھوٹ نکلنا مراد ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ ﴿١٢﴾

قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی
اور (نباتات کے لیئے) پھٹ جانے والی زمین کی

**By the heaven which gives the returning rain,
And the earth which splits (with the growth of
trees and plants)**

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ﴿۱۲﴾ۙ

- قرآن کے قول فیصل ہونے پر آفاقی شہادت
- دو کائناتی عمل یا کائناتی حادثات ہیں جن کی قسم اٹھائی جا رہی ہے
- آسمان بار بار بارش برساتا ہے اور زمین نباتات کے اگنے کی وجہ سے بار بار پھٹتی ہے
- یہ پورا قرآن مجید ایک قطعی بات کرتا ہے اور اس کے اندر کوئی بات محض بات کے لئے نہیں کی گئی اور نہ یہ کھیل تماشے اور دل لگی کے لیئے ہے
- قرآن کریم ان کو توجہ دلا رہا ہے کہ نادانو ! بارشوں والے آسمان کی مہربانی دیکھو اور پھٹتی ہوئی زمین کو لہلہاتی ہوئی فصل میں تبدیل ہوتا ہوا دیکھو یہ تمہاری زندگی ہے اور اچھا کاشتکار وہی ہے جو اس بارش سے فائدہ اٹھائے اور اپنی فصل کاشت کرے
- موسم اچھا پانی وافر مٹی بھی زرخیز جس نے اپنا کھیت نہ سینچا وہ کیسا دہقان

اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ﴿۱۴﴾

اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ - بیشک وہ (قرآن) یقینا کلام ہے

فَصۡلٌ - فیصلہ کرنیوالا

فَصَلَ یَفۡصِلُ ، فَصۡلاً الگ ہونا، فیصلہ کرنا...

- اردو میں : فاصلہ، فیصلہ، فصل، مفاصل (جوڑ)، فصیل، تفصیل...
- قول فصل - باطل سے حق کو الگ کرنے والا کلام

وَّ مَا هُوَ - اور نہیں ہے وہ (قرآن)

بِالۡهَزۡلِ -لاحاصل (بے نتیجہ) بات (amusement)

- هَزِلَ یَهۡزَلُ ، هَزَلاً کھیل کرنا، بے ہودگی کرنا

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌۙ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِؕ ﴿۱۴﴾

بیشک یہ فیصلہ کن (قطعی) فرمان ہے
اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے

Behold this is the Word that distinguishes (Good from Evil)- It is not a thing for amusement

محمد اقبال

اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ﴿۱۴﴾

- قرآن کریم حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے
- اس میں جو تصورات بیان کیے گئے ہیں وہ فیصلہ کن خیالات اور نظریات ہیں اور وہ حق اور سچائی ہیں جن کے اندر کوئی شبہ اور شبہ کی گنجائش نہیں
- قرآن کریم ایک دوٹوک، جچی تلی اور فیصلہ کن بات ہے۔اس کی ہر بات اٹل اور اس کا ہر فیصلہ محکم ہے۔اس کی کسی بات میں ترمیم یا تحریف ممکن نہیں
- یہ اللہ کا آخری کلام ہے۔اس کے بعد کوئی کلام نہیں ہے۔اور اس کے حقائق میں بھی کوئی کلام نہیں ہے اور زمین وآسمان اس پر شاہد وعادل ہیں

اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِيۡدُ كَيۡدًا ۚ﴿۱۶﴾

اِنَّهُمۡ - بیشک یہ (کافر)

یَكِيۡدُوۡنَ -چالبازی کرتے ہیں

كَيۡدًا - جیسے چالبازی کرنے کا حق ہے

كَادَ يَكِيدُ ، كَيْدًا
سازش کرنا، تدبیر نکالنا

○ کید : ترکیب، حیلہ، خفیہ تدبیر

○ اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو پھر مراد ایسے فعل سرزد کرنے والوں کو سزا دینے کے ہیں- اللہ کی تدبیر محکم اور منصوبہ کے لیئے بھی

وَّ اَكِيۡدُ - اور میں تدبیر کرتا ہوں

كَيۡدًا - جیسے تدبیر کرتے ہیں

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاۙ ﴿١٥﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًاۚۖ ﴿١٦﴾

بے شک یہ لوگ چالیں چل رہے ہیں
اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں

As for them, they are but plotting a scheme,
And I am planning a scheme.

محمد اقبال

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

- نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ﷺ بس تھوڑا صبر اور کریں
- یہ لوگ آپ کی دعوت کو ناکام کرنے کے لیے مختلف قسم کی چالیں چل رہے ہیں۔ کہیں لوگوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں تاکہ وہ ڈر کر اللہ تعالیٰ کے دین کو چھوڑ دیں اور جاہلیت کی طرف پلٹ جائیں
- کہیں لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کیے جارہے ہیں۔ ایک سے ایک جھوٹا الزام تراش کر آپ ﷺ پر لگایا جارہا ہے
- وسائلِ رزق پر پابندیاں لگا کر مسلمانوں کے لیے زندگی دشوار کی جارہی ہے تاکہ وہ پیٹ کی بھوک سے تنگ آکر پرانے دور کی طرف لوٹ جائیں۔ غرضیکہ جو ان کے بس میں ہے وہ آپؐ کی دعوت کو ناکام کرنے اور اسلام کی راہ کو روکنے میں صرف کررہے ہیں۔ لیکن آپؐ اس کی پرواہ نہ کریں، میں ان کی ہر تدبیر کو ناکام کررہا ہوں

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

مادہ م ھ ل

فَمَهِّلِ - پس ڈھیل دیتے رہو

مادے میں سکون اور حلم کے معنی

○ مَهَلَ صبر و سکون سے کام لینا

○ مَهَّلَ يُمَهِّلُ، تَمْهِيلاً مہلت دینا (II)

اردو میں : مہلت

○ مَهِّلْ باب تفعیل کا صیغہ ہے جس میں کام کو تدریجاً اور تسلسل سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا مطلب ہے تُو ڈھیل دیتا رہ

الْكٰفِرِيْنَ - ان کافروں کو

اَمْهِلْهُمْ - ڈھیل دو ان کو

رُوَيْدًا - تھوڑی سی ڈھیل

رویدا کے معنی مہلت دینا اور ٹھہرنا، جلدی نہ کرنا

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۧ ﴿١٧﴾ ع

پس چھوڑ دو اے نبیؐ، اِن کافروں کو اک ذرا کی ذرا اِن کے
حال پر چھوڑ دو

Therefore grant a delay to the Unbelievers: Give respite to them gently (for awhile).

محمد اقبال

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

- یہ لوگ ہر طرح سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے گھیرے میں آچکے ہیں۔ ان کو جتنی بھی مہلت دی جائے یہ اس گھیرے سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔ وہ ہزار سمجھتے رہیں کہ ہم اپنی کارروائیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم نے اسلام کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ بری طرح ناکام ہوگئے ہیں۔ تو جب صورتحال یہ ہے کہ تو آپؐ کافروں کو ڈھیل دے دیجیے۔ یعنی وہ آپؐ کو طعنے دیں، مطالبات سے پریشان کریں، اذیت رسانی سے مسلمانوں کا جینا مشکل کر دیں، آپؐ کسی بات سے متأثر ہو کر اللہ تعالیٰ سے عذاب نازل کرنے کی دعا نہ کریں۔ یہ بجھتے ہوئے دیئے کی آخری لو ہے اور یہ اسے اپنی کامیابی سمجھ رہے ہیں۔ اور مزید یہ فرمایا کہ ہم جو مہلت اور ڈھیل دینے کی سفارش کر رہے ہیں تو یہ سفارش کسی غیر محدود مدت کے لیے نہیں، بس ذرا سی ان کی رسی دراز کر دی جائے تاکہ یہ جو کھل کھیلنا چاہتے ہیں وہ کھیل لیں، بہت جلد ان کا فیصلہ ہونے والا ہے۔